اقبال مسیح (آزادی کا ہیرو)

آج کل کی اِس افراتفری کی دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کیلئے غلامی کے اندھیرے میں آزادی کے متلاشیوں کے لیے روشنی کے مینار بن جاتے ہیں۔اقبال مسیح کم عمر بچہ ایک ایسا ہی روشنی کا مینار تھا جو آج بھی اپنے نام اور کام سے اپنی جدوجہد، بلند افکار اور اعلیٰ سوچ سے دُنیا کو حیران کرر ہا ہے۔وہ عظیم کام جو کئی ادارے اور بڑے بڑے نام ور لوگ نہ کر پائے وہ اِس دلیر اور جواں ہمت بچے نے صرف اپنی بارہ سالہ زندگی میں کر دکھایا۔

اقبال مسیح یکم جنوری (جب کہ اُس کے خاندان کے مطابق 25 دسمبر) 1983 کو مرید کے گاؤں میں ایک غریب کیتھولک مسیحی گھرانے میں سیف مسیح اور عنایت بی بی کے ہاں پیدا ہوا۔اُس کے والدین محنت مزدوری کرتے تھے۔کہا جاتا ہے کہ وہ گھروں کی صفائی کا کام بھی کرتے تھے۔اقبال مسیح کے دو بھائی اور ایک بہن تھی۔

انٹرنیٹ پر موجود معلومات کے مطابق 1986 میں، اقبال مسیح کی والدہ کو اپنے ایک بیٹے کی شادی کرنی تھی جس کے لیے اُس نے ایک ٹھیکے دار، جو قالین بنانے والے کارخانے کا مالک تھا، سے 600 روپے قرض لیے اور بطور ضمانت، اپنے بچوں کو گروی رکھوادیا۔یہ قرض چار سالہ اقبال مسیح کی محنت سے ادا کیا جانا تھا۔جس میں نامعلوم سود اور اخراجات شامل تھے، جسے عام طور پر ''پیشگی'' کہا جاتا ہے۔لیکن 10 سال کی عمر میں، اقبال مسیح اپنی غلامی کا طوق اُتار کر نکل گیا۔

اقبال مسیح نے فرار ہو کر اپنے آجر ارشد علی کے بارے میں پولیس کو رپورٹ کرنے کی کوشش کی، لیکن پولیس اسے فیکٹری میں واپس لے آئی۔اقبال مسیح دوسری بار فرار ہوا اور اس بار وہ ایک ایسے ادارے کے پاس پہنچ گیا جو چائلڈ لیبر کے خلاف کام کرتے ہیں۔وہاں اس کا داخلہ بونڈڈ لیبر لبریشن فرنٹ

(BLLF) اسکول میں ہو گیا۔ جہاں اس نے صرف دو سال میں چار سالہ تعلیم مکمل کر لی۔ جلد اقبال مسیح کی شہرت پوری دُنیا میں پھیل گئی اور اسے چائلڈ لیبر کے بارے میں تقریروں کے لیے مختلف ممالک نے مدعو کرنا شروع کر دیا۔

1994 میں اسے بوسٹن میں ریبوک ہیومن رائٹس ایوارڈ ملا، جہاں اپنی تقریر میں اقبال مسیح نے کہا:

''میں ان لاکھوں بچوں میں سے ایک ہوں جو پاکستان میں بانڈڈ لیبر اور چائلڈ لیبر کے ذریعے مشکلات کا شکار ہیں، لیکن میں خوش قسمت ہوں کہ بانڈڈ لیبر لبریشن فرنٹ کی کوششوں کی وجہ سے میں آزاد ہوں۔ میں آج یہاں آپ کے سامنے کھڑا ہوں، آزادی کے بعد میں نے بی ایل ایل ایف اسکول میں داخلہ لیا اور اب میں اسی اسکول میں پڑھ رہا ہوں۔ ہمارے غلام بچوں کے لیے احسان اللہ خان اور بی ایل ایل ایف نے وہی کیا ہے جو ابراہام لنکن نے امریکا کے غلاموں کے لیے کیا تھا، آج تم بھی آزاد ہو اور میں بھی آزاد ہوں۔''

اقبال مسیح کے بھائی پطرس مسیح نے ایک انٹرویو میں کہا، ''احسان اللہ نے ایک احتجاجی مظاہرے میں اقبال مسیح کو نعرے لگاتا دیکھا تھا اور اُس سے متاثر ہو کر وہ اسے اپنے اسکول لاہور لے آئے۔'' پطرس مسیح کا کہنا ہے، ''اقبال مسیح بہت ذہین اور دُور اندیش بچہ تھا، اُس کے اندر قائدانہ خوبیاں پائی جاتی تھیں۔'' میں نے جب احسان اللہ خان سے رابطہ کیا تو اُن کا کہنا تھا کہ وہ ایک کتاب لکھ رہے ہیں جو جلد شائع ہو جائے گی جس میں وہ تمام حقائق پیش کریں گے۔

اقبال مسیح کو اس کی زندگی اور موت کے بعد بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔ اس کی جدوجہد کو دیکھ کر کینیڈا کی ایک رفاہی تنظیم ''فری دا چلڈرن'' کا قیام عمل میں آیا، جس کی انسپائریشن اقبال مسیح تھا۔ اس تنظیم نے پاکستان میں بیس اسکول بھی قائم کیے۔

اقبال مسیح کی زندگی پر فرانسکوڈی ایڈمو نے کتاب لکھی جس کا نام ''اقبال'' ہے۔

1994 میں اقبال کو بوسٹن میں ریبوک ہیومن رائٹس ایوارڈ سے نوازا گیا۔

1996 میں اسپین اور جنوبی امریکا نے فیصلہ کیا کہ ہر سال 16 اپریل یعنی اقبال مسیح کی برسی ہم چائلڈ لیبر کے خلاف دن کے طور پر منایا کریں گے۔

1998 میں اٹلی کی ایک نئی رفاعی تنظیم نے اٹلی میں بہت سے اسکول قائم کیے جن کا نام اقبال مسیح کے نام پر رکھا گیا۔

2000 میں اقبال مسیح کو اٹلی میں ورلڈ چلڈرن پرائز فار ہیومن رائٹس سے نوازا گیا۔

16 اپریل 2012 کو اقبال مسیح کی سترہویں برسی کے موقع پر سینٹیا گو، اسپین میں ایک چوک کا نام اقبال مسیح رکھا گیا۔

2014 میں کیلاش سیتارٹھی کو چائلڈ لیبر کے خلاف جدوجہد پر نوبیل پرائز سے نوازا گیا۔ اپنی تقریر کے دوران کیلاش نے اقبال مسیح کا ذکر کیا اور اپنا ایوارڈ اقبال مسیح کے نام کیا۔

2016 میں اٹلی کے شہر کاتیانا میں اقبال مسیح کے نام سے رگبی کا ٹورنامنٹ کروایا گیا۔

17 اپریل 2017 کو اسپین کی سالامانکا یونیورسٹی نے فیصلہ کیا کہ آئندہ سال سے وہ ہر سال سولہ اپریل کو اقبال مسیح کی برسی کے موقع پر چائلڈ لیبر اور چائلڈ سلوری (غلامی) کے خلاف دن منایا کریں گے۔

اقبال کی موت کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں پائی جاتی ہیں۔ ایسٹر کے دن 16 اپریل 1995 کو اقبال مسیح اپنے گاؤں میں رشتہ داروں سے ملنے گیا اور کچھ دوستوں کے ساتھ سائیکل چلا رہا تھا کہ ہیروئن کے ایک عادی نشے باز شخص نے اقبال مسیح کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اقبال مسیح کے قتل کے

بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُسے کارپٹ مافیا نے مروایا جن کے جبری مزدور آزاد کروا کے اقبال مسیح نے انھیں نقصان پہنچایا تھا۔

حکومت پاکستان کی جانب سے صدر ڈاکٹر عارف علوی نے 23 اقبال مسیح کو مارچ 2022ء کو بعد از مرگ ستارہ شجاعت (ایوارڈ برائے بہادری) دیا جو اُن کے بھائی پطرس مسیح نے وصول کیا۔ نام ور پاکستانی فلم پروڈیوسر شرمین عبید چنائے نے اقبال مسیح پر 2019 میں 2 منٹ 34 سیکنڈ پر مبنی اینی میٹڈ دستاویزی فلم ''اقبال کا بچپن'' کے نام سے بنائی، جس میں بتایا گیا ہے کہ اقبال مسیح اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے وکیل بننا چاہتا تھا تا کہ وہ اپنے جیسے بچوں کو جبری مشقت سے آزادی دلوائے۔''

اقبال مسیح کی زندگی کی کہانی پر ڈائریکٹر راجا سید The Forgotten Story -Iqbal بنا رہے ہیں جس کی ٹیگ لائن یوں ہے، ''چائلڈ لیبر مافیا کے خلاف آواز اٹھانے پر بارہ سالہ بچے کو گولی ماردی گئی۔ یہ ایک ناقابل فراموش کہانی ہے۔''

2002 میں سوئیڈن میں اقبال مسیح کی خدمات کے اعتراف میں اُس کے خاندان کو ایک سوئیڈش خاتون بریتھ میری نے مدعو کیا۔ اُس کی بہن کو ویزا نہ ملا لیکن اُس کی مترجم ثمینہ گل، لاہور سے سوئیڈن گئیں۔ اُنھوں نے بتایا کہ حقیقت میں غیر ملکوں نے ہی اقبال مسیح کی عظمت کو پہچانا ہے۔ سوئیڈن میں اقبال مسیح ایک فریڈم فائٹر کی طرح مقبول ہے۔ اقبال مسیح اپنی عمر سے کئی زیادہ ذہین، بہادر اور پُر جوش مقرر تھا۔

رگبی کے سابق میئر اور قابل فخر پاکستانی ڈاکٹر جیمز شیرا کا کہنا ہے کہ اقبال مسیح کو پاکستان میں بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے ایک آئیڈیل اور رول ماڈل بنانا چاہیے۔ پاکستان کو اس کی خدمات کا حکومتی سطح پر بھرپور اعتراف کرنا چاہیے تا کہ ہم دُنیا کو ایک بہتر مثال دے سکیں۔ اقبال مسیح کے نام پر تعلیمی

ادارے، چائلڈ پروٹیکشن سینٹر اور تعلیم و تربیتی مرکز قائم کیے جانے چاہییں۔ معروف پاکستانی ٹریز عمیر جالیاوالا نے ایک کانفرنس میں پاکستان میں تعلیم کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں بچوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لیے اقبال مسیح ایک آئیکون ہیں۔

آج بھی اگر ہم غور سے اپنے اِردگرد ہوٹلوں، دکانوں اور سڑکوں پر چھوٹے بچوں کی آنکھوں میں دیکھیں تو اقبال مسیح کی شکل یاد آئے گی اور ساتھ ہی اقبال مسیح کا یہ قول اور خواب کہ ''بچوں کے ہاتھ میں قلم ہونا چاہیے اوزار نہیں۔''

کاش ہم اقبال مسیح جیسے بے شمار ننھے ہیروز کی قدر کرنا شروع کریں تو شاید ہمارا مقدر بدل جائے۔